پروفیسر خالد شبیر احمد

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے نام

رکھا ہے میرے سامنے تیرا جنوں نصاب
تیرے ہی قرب نے دیا ہے درد و اضطراب

اک عہد آفریں ہوا تیرا قدم قدم
لائے کہاں سے ڈھونڈ کے تیرا کوئی جواب

تیرے ہی دم قدم سے ہے ہر گُل پہ یہ نکھار
پرتو تیرے شباب کا ہر چہرۂ گلاب

عزمِ جواں کو بخشتا ہے تُو نے ہی ولولہ
تیرے شعور و شوق کا روشن ہے آفتاب

تیرے ہی دم قدم سے ملی منزلِ حیات
عشق و جنوں کی تُو ہی تو ہے اِک کھلی کتاب

موجِ صبا کی آبرو گُل کی متاعِ رنگ
صحنِ چمن کی رونقیں تیرا حسین خواب

وحشت جنوں کی تیرے تکلّم کی آبرو
لکھا ہے خونِ دل سے تہوّر کا تو نے باب

تم ہی نشانِ عظمتِ انساں ہو بالیقیں
تم ہی وقارِ گلشن و سرو و سمن گلاب

تم شہپرِ شعور ہو' تم شوکتِ جنوں
تم سے رہے گی شہرِ تمنا کی آب و تاب

ڈوبا ہے جب سے آنکھ کی گہرائیوں میں تُو
نغمے سنائے تیرے ہی دل کا میرے رُباب

نقشِ جمیل تیرا میری جاں پہ عکس ریز
جیسے کہ جُوئے آب پہ ہو چاند محوِ خواب

خاؔلد اسی کے دم سے ہے روشن ضمیرِ شوق
نظروں سے جس کی پیتا ہوں ہر دم شرابِ ناب

☆......☆......☆